قصہ لیلی مجنون

یا فتاح بخشندہ بکشاید و لبندہ

رب یسر — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وتمم بالخیر

کیا ابتدا مین بنام خدا
ہر ایک اسم اوپر کرون جان فدا

خدایا توہی پاک بے عیب رب
بنایا جگت خاص اور عام سب

تو عالم ہی حکمت مین پورا حکیم
تو دانا ہی ہر راز اکبر علیم

تو قیوم قایم ازل تا ابد
صفت ہون ہی موصوف تو ہو صمد

وہ تھا گنج مخفی تو عرفان بدل
کیا خلق مخلوق آدم شکل

تیری ایک اشارے سب جگ جیا
زمین اسمان اور جگت سب کیا

ملا کاف و نون سے سمجھکر تو مان
یہہ دو حرف کن فیکون کا بیان

کیا جن و انس سب ابہی نورنی
کیا تاب سب پر ابہی صورنی

سورج کی جھلک جیون دریا مین رہے
ہر یک شئی مین رب ابی یون وسے

عرش اور کرسی پہ تہ جب چلی
جو جیسے جبریل اپنی حد پر رہی

ہوا حق کا فرمان یون رکھ قدم
سو حضرت روانہ ہوئی دم بدم

نبی لامکان پر مشرف ہوئی
سلام اور درود حق نی اونکو کہی

کرن نور کی پھر ملے نور مین
ندی جیون دریا سون ملی پور مین

خدا نے مجھکو ملاوی شتاب   جو ہو وو بدو بہہ سوال و جواب
ای مجنون مجھی میری جیکی قسم   نہ لائیو تو اسباب کا جی پہ غم
تیری غم مین جینے سے فانی ہوئے   فقط تیری دم کی دیوانی ہوئی
کیا گہر مین رہون یا بیابان مین   مین رہتی ہون ہر دم تیری یاد مین
تم اسطرح ہی دل مین اسقدر خراب   تمہین وہ عذاب اور مجھی یہہ عذاب
مین کسطرح سمجھاون تمکو بہلا   کہان تم کہان لیلی مبتلا
کرون کیا تہا کسطرح کا چلن   جو دل سے تیری صاف ہو یہہ سخن
کہان سے مجھی لا پلاون دوا   جو تمکو ہو اس درد جان سے شفا
اگر لیلی کا ہو تمہین اعتبار   تو ہرگز نہ کہیو یہہ جیمین غبار
برای خدا مست جلا جان کو   نہ پہر اسطرح ای صنم کسو بہ کو
ذرا اسطرف کو قدم رنجہ کر   جو قربان ہون آپ کی سر اوپر
ای عالی نصب وہ معلی لقب   نکر اسطرح کا تو رنج و تعب
تو گلزار شاہنشہی کا ہی پہول   نہو جی میان اسطرح دل ملول
تو ہی گوہر کان جاہ و حشم   نہو اسطرح درد سے پر الم
تو ہی گوہر بے بہا آبدار   نہو اسطرح درد سے بیقرار
تو ہی خاندان سے امیر عرب   نہو اسطرح رات دن پر شغب
ای البتہ البتہ پہر جائیو   مگر رستہ کر دیو نہین مانیو

بس ار

یہہ تہا فکر دلمین میری اب کمال
کرون اسکے تاریخ کا کیا خیال
کہا اسمین تاریخ نی آپ شاد
اجی مجہہ سے سنئی یہہ تاریخ یاد

تمت بالخیر نسخۂ عشق انگیز عاشقان

صادق لیلی مجنون مین تصنیف سوختہ محبت حضرت صمدیت مقبول
بارگاہ الہ میان نجیب اللہ شاہ ساکن قصبۂ مند معلقہ اور ضلع مراد اباد بتاریخ
چہارم شہر رجب المرجب سنہ ۱۲۶۳ ہجری روز جمعہ مطابق ماہ فیروزی سنہ ۱۲۶۲
تحریر فی التاریخ نہم شہر ربیع الثانی سنہ ۱۲۶۲ ہجری کاتب الحروف محمد عظیم
اللہ خان والد محمد فیض اللہ خان بہادر مرحوم مغفور بوقت دوپہر روز
چہارشنبہ

نوشتہ بماند سیہ بر سفید
نویسندہ را نیست فردا امید

تحریر فی التاریخ شہر ربیع بوقت شب
یک و نیم پہر گذشتہ بود از دست
بخوبی باتمام رسید سنہ ۱۲۸۱ ہجری

من نوشتم صرف کردم روزگار
من نمانم حرف ماند یادگار

م م م م م م م م م
م م م م م م م م م
م م م م م م
م م م م